□

X

اسلام کا
قانونِ تحفظِ عصمت

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

لاہور...... پاکستان

اسلام کا قانونِ تحفظ عصمت

عورت کو جو عزت اور مقام اسلام نے بخشا ہے وہ کسی بھی اور مذہب یا قانون نے نہیں دیا، بلکہ تحفظ دینے کی آڑ میں اُلٹا اس کی ناموس کا نیلامِ عام کیا ہے۔ تحفظ حقوقِ نسواں اور آزادئ نسواں جیسے دِلفریب نعروں نے عورت کی آزادی نہیں بلکہ عورت تک پہنچنے کی آزادی کے لیے تگ و دو کی ہے۔ عورت کو اس کی محفوظ ترین جگہ، یعنی گھر سے نکال کر مارکیٹ کی زینت بنا ڈالا اور اس کو اپنے حقوق چھین لینے پر تیار کر کے دراصل اس کا بنیادی حق ''تحفظ عصمت'' بھی غصب کر ڈالا۔ تمام تر قوانینِ عالم اور مذاہبِ دنیا میں ایک اسلام ہی ہے جس نے عورت کی حیثیت کو بحال کیا، اس کے حقوق کا تحفظ کیا اور اس کی اہمیت سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ عورت کی عفت و عصمت ہی اس کی کُل متاع ہوتی ہے۔ اگر وہی داؤ پر لگ جائے تو عورت کی زندگی ہی لُٹ جاتی ہے۔ اسلام نے اس متاع کے تحفظ کے لیے جو قوانین وضع فرمائے ہیں، وہ آج کے خطبے کا موضوع ہیں۔

پردے کا حکم:

عورت کی عصمت کے تحفظ کے لیے سب سے پہلا اور بنیادی اَمر ''پردے کا اہتمام'' ہے۔ ہر بے حیائی؛ بے پردگی سے ہی جنم لیتی ہے۔ جب عورت بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان حملہ آور ہوتا ہے اور خبیث طبع لوگوں کو اس عورت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ پھر اگر عورت بھی حیا باختہ ہو اور خود کو لوگوں کی نظروں کا محور بنانا پسند کرتی ہو تو پھر صرف یہی بے پردگی آنکھوں کے زنا سے لے کر شرمگاہ کے زنا تک کا کردار ادا کرتی ہے۔ تمام فواحش و بے حیائی کے کاموں کا سدباب صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر عورت اپنی عزت کے تحفظ کے لیے قرآن وسنت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے پردے کا اہتمام کرے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا*} (الأحزاب: ٥٩)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے' اپنی بیٹیوں سے اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں' اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی (کہ یہ پاکدامن عورتیں ہیں) پھر ستائی نہ

جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

عورتوں کو گھر میں رہنے کا حکم:

عورت کا اصل مقام گھر ہی ہے' اسے بازار کی زینت نہیں بننا چاہیے اور اپنی عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے خود کو گھر کی چار دیواری میں ہی قید رکھنا چاہیے' البتہ کسی بہت ضروری کام کے لیے باپردہ ہو کر گھر سے نکلنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔لیکن بلاضرورت گھر سے باہر رہنا جاہلیت کا عمل ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا*} (الأحزاب: ۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار نہ کرو' نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرتی رہو' اے نبی کے گھر والیو! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔''

ارشاد نبوی a ہے:

((اِنَّ الْمَرْأَۃَ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطٰنُ وَأَقْرَبُ مَاتَکُوْنُ مِنْ وَجْہِ رَبِّهَا وَهِیَ فِیْ قَعْرِ بَیْتِهَا))

عورت ساری کی ساری پردہ ہے' جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور اس کے لیے اپنے گھر کے گوشہ میں رہنا ہی باعث رحمت الٰہی ہے۔

(جامع الترمذی' أبواب الرضاع' باب منہ' ح:۱۱۷۳۔صحیح ابن خزیمۃ:۱۶۸۵)

بات میں نرمی کی ممانعت

اگر کسی صورت میں عورت کا غیر محرم مرد سے بات کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں عورت کے لیے حکم ہے کہ وہ نرم ولطیف لہجے میں بات نہ کرے کہ کہیں اس کے اس لہجے سے مخاطب کے دل میں عورت کی طرف کوئی میلان نہ پیدا ہو جائے بلکہ اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے سنجیدہ انداز میں مختصر گفتگو کر کے بات ختم کر دینی چاہیے۔

□

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{یٰنِسَآئَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآئِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا*} (الأحزاب: ۳۲)

''اے نبی (a) کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقوی اختیار کرلو' پس تم نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہو وہ کوئی برا خیال کرنے لگے اور قائدے کے مطابق کلام کرو۔''

علامہ مقدسیk نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ صوت المرأة عورة یعنی عورت کی آواز بھی ستر ہے۔ لہٰذا عورت کے لیے بلاضرورت اجنبیوں سے گفتگو کرنا یا جان بوجھ کر اپنی آواز میں لوچ اور شیرینی پیدا کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اس سے سننے والے کے دل میں کشش اور جاذبیت پیدا ہوتی ہے جو جنسی میلان میں تحریک اور شیطان کے کاموں کو ہوا دینے کا سبب بنتی ہے۔

پاؤں مار کر چلنے کی ممانعت

بعض حیا سے عاری عورتیں زمین پر زور سے پاؤں مار کر چلتی ہیں جس سے آواز پیدا ہونے کی بناء پر لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ کسی بھی مومنہ حیا دار عورت کے قطعی شایان شان نہیں ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ:

{وَلاَ یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِہِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِینَ مِنْ زِیْنَتِہِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ*} (النور: ۳۱)

''اور اس طرح زور زور سے (زمین پر) پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت معلوم ہو جائے' اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

سیدنا زبیر b کی ایک لونڈی آپ کی صاحبزادی کو سیدنا عمر b کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں بجنے والا زیور پہنا ہوا تھا' سیدنا عمرؓ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ a کو فرماتے سنا:

((اِنَّ مَعَ کُلِّ جَرَسٍ شَیْطَاناً))

''یقیناً ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔''

(سنن أبی داود' کتا ب الخاتم' باب ماجاء فی الجلاجل' ح:۴۲۳۰)

نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم

چونکہ ہر فحاشی کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے، جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ سب سے پہلے آنکھ دیکھتی ہے' پھر دل اسے چاہنے لگتا ہے اور پھر فرج (شرم گاہ) اس کی تصدیق وتکذیب کرتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے ارتکاب کا ذریعہ بننے والے امور سے ہی منع فرما دیا اور مردوں وعورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دے دیا' تا کہ نہ یہ دیکھ سکیں اور نہ معاملہ آگے بڑھ سکے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

{قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ* وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ} (النور: ۳۰، ۳۱)

''(اے نبی!) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی خبر رکھنے والا ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔''

سیدنا جریر بن عبداللہ b بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظْرِ الْفُجَاءَ ةِ فَأَمَرَنِىْ أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِىْ

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی غیر محرم عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو آپ a نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔''

(صحيح مسلم' كتاب الأدب' باب نظر الفجاء ة' ح: ۲۱۵۹)

بے پردگی کی حرمت

درحقیقت تمام برائیوں کی جڑ عورتوں کی بے پردگی ہے۔ اگر ہر عورت پردے کا اہتمام کرے تو نہ کسی شخص کی نظر اس پر پڑے اور نہ ہی شیطان اس کو بہکائے اور پھسلائے۔ لیکن جب عورتیں نہ صرف بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں بلکہ خوب بناؤ سنگھار کرکے بازار میں نکلتی ہیں تو ناپاک سوچ کے مالک مرد بھی اپنی آنکھوں کے زنا کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ بہت سے خبیث النفس تو اپنی اس مکروہ سوچ کو عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان تمام برائیوں کا سدّ باب اسی سے ممکن ہے کہ ہر عورت اپنی عزت کا تحفظ خود کرے اور پردے کا اہتمام کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

{وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلاَ يُبْدِيْنَ

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُوْلِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلاَ يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ*} (النور: ٣١)

''اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں، مگر جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے باپوں کے لیے یا اپنے سسروں کے لیے یا اپنے بیٹوں کے لیے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لیے (یعنی خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے) یا اپنے بھائیوں کے لیے یا اپنے بھتیجوں کے لیے یا اپنے بھانجوں کے لیے یا اپنی عورتوں کے لیے یا اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے لیے یا تابع رہنے والے ایسے مردوں کے لیے جو شہوت سے عاری ہوں یا ان بچوں کے لیے جو عورتوں کی پردے والی باتوں سے واقف نہیں ہوئے۔ (ان تمام سے پردہ نہ کرنے کی رخصت ہے) اور اپنے پاؤں (زمین پر) نہ ماریں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہو جائے اور اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

سیدنا عمر فاروق b فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ a سے درخواست کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، کاش آپ امہات المومنین کو پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو اس پر پردہ کی آیت نازل ہو گئی۔

(صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر قولہ تعالیٰ: لا تدخلوا بیوت النبی الا أن یؤذن لکم۔۔۔الخ، خ: ٤٧٩٠)

بعض عورتوں کے لیے بے پردگی کا جواز

اس آیت میں ان معمر خواتین، جو نکاح کی اُمید و طاقت سے عاری ہو چکی ہوتی ہیں، کو پردے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے لیکن یہ بھی فرما دیا کہ پھر بھی اگر وہ اس کا اہتمام کریں تو افضل و اولیٰ ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

{وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لاَ يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ وَّاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ*} (النور: ۶۰)

''اور عورتوں میں سے بیٹھ رہنے والیاں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں' ان پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے کپڑے (چادریں) اُتار دیں جبکہ وہ کسی قسم کی زینت ظاہر کرنے والی نہ ہوں اور یہ کہ اگر وہ اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔''

بناؤ سنگھار کی حرمت

یہاں عورتوں کو زینت و آرائش اور بناؤ سنگھار سے منع کیا جا رہا ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت کے طریقے ہیں لہٰذا جاہلیت کی چادر کو اتار پھینکو' نہ کہ اسے اوڑھتے ہوئے تم بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا*} (الأحزاب: ۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ہی ٹھہری رہو اور جاہلیت کے پہلے زمانے کی طرح زینت ظاہر نہ کرتی پھرو' نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ و رسول کا حکم مانو' اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔''

نبی کریم a کا ارشاد ہے:

''اپنے اہل و عیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانے والی عورت ایسے ہی ہے جیسے قیامت کے دن کی تاریکی کہ اس کے لیے کوئی روشنی نہیں ہوگی۔''

(جامع ترمذی' کتاب الرضاع' باب ماجاء فی کراہیۃ خروج النساء فی الزینۃ' ح:۱۱۶۷)

فواحش سے اجتناب کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فحاشی اور بے حیائی کے ہر کام سے منع فرما دیا ہے؛ چاہے وہ ظاہری ہو یا مخفی' بڑا ہو یا چھوٹا۔ کسی بھی طرح کے فحش کام کا ارتکاب ممنوع ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ*} (الأنعام: ۱۵۱)

''اورفواحش و بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ' خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ' اورجس کا خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو' ہاں مگر حق کے ساتھ' اسی کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے۔شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

{اِنَّ اللهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآئِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ*} (النحل: ۹۰)

''یقینا اللہ تعالیٰ عدل کا' بھلائی کا اورقرابت داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں' ناشائستہ حرکتوں اورظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔وہ خود تمہیں نصیحت کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

گھروں میں داخلہ کے لیے طلبِ اجازت

گھر ہر انسان کی عزت وحرمت کا مقام ہوتا ہے لہٰذا بلا اجازت کسی کی حرمت گاہ میں داخل ہو جانا اخلاقی گراوٹ کی علامت اورصاحب گھر کی عزت کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے گھر میں داخلہ کے لیے طلب اجازت کا حکم فرمایا ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

{یاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَدْخُلُوْا بُیُوتًا غَیْرَ بُیُوتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَہْلِہَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ* فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْہَآ اَحَدًا فَلاَ تَدْخُلُوْہَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ہُوَاَزْکٰی لَکُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ} (النور: ۱۷' ۱۸)

''اے ایمان والو!اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں نہ جاؤ' جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اوراس گھر والوں کو سلام نہ کرلو' یہی تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ اوراگر تمہیں لوٹ جانے کو کہا جائے تو لوٹ جاؤ' یہی بات تمہارے لیے پاکیزہ ہے' جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثاً فَلَمْ يُؤْذَنْ لَہٗ فَلْيَرْجِعْ))

جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے تو وہ واپس پلٹ جائے۔

(صحیح البخاری، کتا ب الا ستئذان، باب التسلیم والا ستئذن ثلاثا، ح:۶۲۴۵۔صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب الاستئذان، ح:۲۱۵۳)

پاک دامن عورتوں پر بہتان کی سزا

نیک صفت اور پاکدامن عورتوں کو کسی بے حیائی کے کام کا موردالزام ٹھہرانا اور بہتان لگانا کبیرہ گناہ ہے اوراس کی سزا اللہ تعالیٰ اس آیت میں بیان فرمارہا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

{اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ* يَّوْمَ تَشْہَدُ عَلَيْہِمْ اَلْسِنَتُہُمْ وَاَيْدِيْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ* يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيہِمْ اللہُ دِيْنَہُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللہَ ہُوَالْحَقُّ الْمُبِيْنُ*} (النور: ۲۳ تا ۲۵)

''جولوگ پاکدامن، بھولی بھالی، ایماندار عورتوں پرتہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اوران کے پاؤں ان کے خلاف اس کی گواہی دیں گے جووہ کرتے تھے۔اس دن اللہ انہیں ان کا صحیح بدلہ پوراپورا دے گا اوروہ جان لیں گے کہ یقینا اللہ ہی برحق ہے جوظاہر کرنے والا ہے۔''

مومنین کی صفات

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی نمایاں صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

{وَالَّذِيْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حَافِظُوْنَ* اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ*} (المومنون: ۵، ۶)

''اوروہ لوگ جواپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے، یقینا یہ ملامت کیے گئے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔''

دوسری جگہ میں فرمایا:

{وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَہُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللہَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللہُ لَہُمْ